ختم نبوت

بندہ پرہیزگار نہیں بن سکتا

جب تک کہ وہ اپنی زبان کی

حفاظت نہ کرے

حضرت انس بن مالکؓ

خصائل نبوی
بر شمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھلوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

باب ما جاء فی صفة فاکھة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱ حدثنا اسمٰعیل بن موسی الفزاری حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب

۱۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ نوش فرماتے تھے۔

فائدہ ۔ککڑی چونکہ ٹھنڈی ہوتی ہے اور کھجور گرم اس طرح سے دونوں کی اصلاح ہو کر اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کی چیزوں میں اُن کے مزاج کی رعایت رکھنا مناسب ہے نیز ککڑی پھیکی ہوتی ہے اور کھجور میٹھی جس کی وجہ سے ککڑی میں بھی مٹھاس آجاتا ہے۔

۲ حدثنا عبدة بن عبد اللہ الخزاعی البصری حدثنا معاویة بن ھشام عن سفیان عن ھشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تازہ تر کھجوروں کے ساتھ نوش فرماتے تھے۔

فائدہ ۔ ترمذی وغیرہ کی روایت میں اس قصہ میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس کی ٹھنڈک اُس کی گرمی کو اور اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک کو زائل کر دے گی۔

۳۔ حدثنا ابراھیم بن یعقوب حدثنا وھب بن جریر حدثنا ابی قال سمعت حمیدا یقول او قال حدثنی حمید قال وھب وکان صدیقا لہ عن انس بن مالک قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الخربز والرطب۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور کھجور اکٹھے کھاتے ہوئے دیکھا۔

فائدہ ۔بعض علماء نے اس جگہ بھی بجائے خربوزہ کے تربوز کا ترجمہ کیا ہے اور منشاء پہلی روایت کی بنا پر اس کا ٹھنڈا ہونا ہے۔ لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہاں خربوزہ متعارف ہی مراد ہے۔ اور کھجور سے کھانے کی کی وجہ سے اس کا پھیکا پن ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی مصلحت سب جگہ جاری کی جائے۔ ممکن ہے کہ کسی جگہ کوئی اور مصلحت ہو اس لیے بندہ ناچیز کے نزدیک تربوز کو کھجور سے کھانے کا قصہ مستقل ہے اور کی مصلحت دونوں کے مزاج میں اعتدال پیدا کرنا ہے کہ تربوز ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور خربوزہ کو کھجور سے کھانے کا قصہ مستقل ہے اور اس کی مصلحت خربوزہ کا پھیکا ہونا ہے کہ بسا اوقات اس کے پھیکے ہونے کی وجہ سے اس میں شکر ڈال کر اس کو کھایا جاتا ہے اس لئے دونوں حدیثوں کو ایک پر محمول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

فی پرچہ ۱ - ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۳۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: حکیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت: ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۱۔ خصائل نبوی برشمائل ترمذی
حضرت شیخ الحدیث صاحب ۲

۲۔ نماز کی اہمیت
حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب ۴

۳۔ ابتدائیہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۵

۴۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ایک یادگار تقریر
مرسلہ مولانا تاج محمد صاحب ۸

۵۔ قادیانی فتنہ اور سید انور شاہ کشمیریؒ
مفتی محمد شفیع صاحبؒ ۱۴

۶۔ محبت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم
مولانا محمد اقبال صاحب ۱۶

۷۔ آپ کے مسائل کا جواب
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۲۰

جلد ۲ شمارہ ۳۲

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

حافظ گلزار احمد

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

قسط ۲

نماز کی عظمت اور اہمیت

مولانا محمد منظور نعمانی صاحب

(۳) عن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی ان لاتشرک باللہ شیئاً وان قطعت و حرقت ولا تترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فمن ترکھا متعمداً فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانھا مفتاح کل شر ــــــ رواہ ابن ماجہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ اللہ کے ساتھ کبھی کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تمہیں آگ میں بھون دیا جائے اور خبردار کبھی بالارادہ نماز نہ چھوڑنا، کیونکہ جس نے دیدہ و دانستہ اور عمداً نماز چھوڑ دی تو اس کے بارہ میں وہ ذمہ داری ختم ہو گئی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے وفادار اور صاحب ایمان بندوں کے لئے ہے، اور خبردار شراب کبھی نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

(سنن ابن ماجہ)

تشریح ــ جس طرح ہر حکومت پر اس کی رعایا کے کچھ حقوق ہوتے ہیں، اور رعایا جب تک بغاوت جیسا کوئی سنگین جرم نہ کرے ان حقوق کی مستحق سمجھی جاتی ہے، اسی طرح مالک الملک حق تعالیٰ شانہٗ نے تمام ایمان لانے والوں اور دین اسلام قبول کرنے والوں کے لئے کچھ خاص احسانات و انعامات کی ذمہ داری محض اپنے لطف وکرم سے لے لی ہے (جس کا ظہور انشاء اللہ آخرت میں ہوگا) اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے بتایا ہے کہ دیدہ و دانستہ اور بالارادہ نماز چھوڑ دینا دوسرے تمام گناہوں کی طرح صرف ایک گناہ نہیں ہے، بلکہ باغیانہ قسم کی ایک سرکشی ہے جس کے بعد وہ شخص رب کریم کی عنایت کا مستحق نہیں رہتا اور رحمت خداوندی اس سے بری الذمہ ہو جاتی ہے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث بعض دوسری کتابوں میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ذکر کی گئی ہے اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارہ میں قریب قریب انہی الفاظ میں تاکید و تنبیہ فرمائی ہے، لیکن اس کے آخری الفاظ تارک نماز کے بارہ میں یہ ہیں:۔

فمن ترکھا متعمداً فقد خرج من الملۃ۔

(رواہ الطبرانی، الترغیب للمنذری)

جس نے دیدہ و دانستہ اور عمداً نماز چھوڑ دی تو وہ ہماری ملت سے خارج ہو گیا۔

ان حدیثوں میں ترکِ نماز کو کفر یا ملت سے خروج اسی بناء پر فرمایا گیا ہے کہ نماز ایمان کی ایسی اہم نشانی اور اسلام کا ایسا خاص الخاص شعار ہے کہ اس کا چھوڑ دینا بظاہر اس بات کی علامت ہے کہ اس شخص کو اللہ و رسولؐ سے اور اسلام سے تعلق نہیں رہا اور اس نے اپنے کو ملتِ اسلامیہ سے الگ کر لیا ہے۔ خاص کر

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

(۵)

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من

لا نبی بعدہٗ

قادیانی فتنے کے سد باب کیلئے چند تجاویز

"۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ ـــــ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو آٹھویں قومی سیرت کانفرنس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ختم نبوت کے عقیدہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا اس لئے آپؐ کے بعد نبوت کا ہر مدعی کاذب ہے اور ایسا دعویٰ کرنے والے کو نبی، صاحب شریعت یا مجدد ماننے والے گمراہ اور غیر مسلم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں غیر مسلموں کی حفاظت اور کفالت حکومت کا فرض ہے لیکن اگر وہ اسلام کے بنیادی نظریے یعنی ختم نبوت پر ضرب لگانے کی کوشش میں ہوں تو ان سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ صدر نے کہا کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو بہت سی آزادیاں حاصل ہیں۔ مگر مشرکین یا منافقین یا غیر مسلموں کو نظریۂ اسلام سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی"۔

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء)

ایک عرصہ سے صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے بارے میں کچھ لوگ یہ پروپیگنڈہ کر رہے تھے کہ وہ قادیانی ہیں یہ لوگ اس کے دلائل اور شواہد بھی پیش کرتے تھے، ان میں سب سے بڑی دلیل یہ تھی کہ موصوف نے متعدد موقعوں پر قادیانیوں سے مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھا۔ اور یہ کہ ان کے دور میں قادیانیوں کو مراعات دی گئیں ـــــ جناب صدر اس الزام کی تردید اگرچہ کراچی کے ایک جلسہ میں بھی کر چکے تھے۔ تاہم موصوف کی زیر بحث تقریر کے بعد ان کے بارے میں غلط فہمیوں کے سارے بادل چھٹ جاتے ہیں اس کے بعد اس مکروہ پروپیگنڈے کا کوئی اخلاقی جواز باقی نہیں رہ جاتا۔

بلاشبہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی و رسول بنا کر مبعوث کیا گیا ہے نبوت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے خلاف ایک بغاوت ہے یہ بات کسی تشریح و توضیح کی محتاج نہیں کہ انگریز کے منحوس دور میں "سرکار کے خود کاشتہ پودا" کی حیثیت سے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت سے لے کر الوہیت تک کے بلند بانگ دعوے کئے۔ اگر ایسے دعوے کسی اسلامی حکومت میں کئے جاتے تو مدعی کو یا تو دماغی شفا خانے میں پہنچایا جاتا یا اگر اس کی دماغی صحت معمول پر ہوتی

تو اسے واصل بجہنم کیا جاتا جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "حدیقۃ الموت" میں فی النار والسقر کیا تھا۔ اور جیسا کہ بعد کے تمام خلفاء اسلام کے دور میں مدعیان نبوت سے یہی سلوک ہوتا رہا۔ قاضی عیاض "الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" میں لکھتے ہیں۔

وقد قتل عبد الملك بن مروان الحارث المتنبي وصلبه وفعل ذلك غير واحد من الخلفاء والملوك باشباههم واجمع علماء وقتهم على صواب فعلهم والمخالف في ذلك من كفرهم كافر۔

عبد الملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا اور یہی سلوک بے شمار خلفاء اور سلاطین نے اس قسم کے لوگوں سے کیا اور ان کے دور کے علماء نے بالاجماع ان کے فعل کی تصویب کی۔ اور جس شخص کو ایسے لوگوں کے کفر میں اختلاف ہو وہ خود کافر ہے

(ص ۲۵۷، ج ۲۔ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

چونکہ "قادیانی نبوت" خود ساختہ وپرداختہ اور اس کے کفر کی لونڈی تھی اس لئے انگریز گورنمنٹ کے زیر سایہ قادیانی نبوت کا شجرۂ خبیثہ پھلتا پھولتا رہا۔ قیام پاکستان کے بعد ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس وطن پاک میں، جسے خدا اور رسول کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، مرزا کی جھوٹی نبوت کا سکہ نہ چلتا۔ لیکن بہت سے اسباب وعوامل کی بنا پر (جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں) قادیانی دسیسہ کاریاں پاکستان میں بدستور جاری رہیں۔ ہمارے حکمران طبقہ کی رواداری اور فراخدلی کا یہ عالم رہا کہ قیام پاکستان سے ستائیس سال بعد (ستمبر ۱۹۷۴ء میں) صرف اتنی بات تسلیم کی گئی کہ جو لوگ کسی مدعی نبوت کو کسی معنی میں بھی اپنا مذہبی راہنما و پیشوا تسلیم کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں۔ اور اب نو برس بعد جناب صدر صاحب نے پہلی بار یہ وعدہ فرمایا ہے کہ:۔

"پاکستان میں غیر مسلموں کی حفاظت و کفالت حکومت کا فرض ہے لیکن اگر وہ اسلام کے بنیادی نظریے یعنی ختم نبوت پر ضرب لگانے کی کوشش میں ہوں تو ان سے سختی سے نمٹا جائے گا۔"

جناب صدر کے ذہن میں اس "سختی سے نمٹنے" کا کیا خاکہ ہے؟ اس کی وضاحت تو وہ خود ہی فرما سکتے ہیں، تاہم سختی سے نہیں بلکہ "نرمی سے نمٹنے" کا جو خاکہ ہمارے ذہن میں ہے وہ پیش خدمت ہے۔

اول:۔ اگر یہ صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت، اسلام کی بنیاد پر کاری ضرب ہے تو ایسے لٹریچر کی اشاعت کی پابندی عائد کی جانی چاہئے جس میں ایک مدعی نبوت کے مشن کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ یہ ایک ایسی کھلی ہوئی بات ہے جس کے سمجھنے کے لیے کسی باریک مطالعہ کی ضرورت نہیں کہ کوئی حکومت باغیانہ لٹریچر کی اشاعت کی اجازت نہیں دیتی۔ پس جب ایسے لٹریچر کی اشاعت نہیں ہو سکتی جس میں حکومت کے خلاف کھلی بغاوت اور ملک و وطن سے کھلی غداری کی دعوت دی گئی ہو تو ایسا لٹریچر جس میں نبوت محمدیہؐ سے بغاوت کی دعوت دی جاتی ہو۔ اس کی اجازت ایک اسلامی مملکت میں کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔

دوم:۔ گذشتہ سالوں میں حکومت نے مردم شماری کرائی تھی اور قادیانیوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے مذہب کا حلفیہ اندراج کرائیں اس سے قادیانیوں کے اعداد و شمار بھی ضرور سامنے آئے ہوں گے، قادیانی اپنے جھوٹے نبی کی سنت کے مطابق بڑے مبالغہ آمیز انداز میں اپنے اعداد و شمار پیش کر کے دنیا کو مرعوب کرتے ہیں اور مسلمانوں کے حقوق کا استحصال کرتے ہیں، ادھر مسلمانوں کو کچھ معلوم نہیں کہ وطن عزیز میں کتنے لوگ اس فرقۂ باطلہ سے منسلک ہیں۔ اس لیے قادیانیوں کے اعداد و شمار بلاتاخیر قوم کے سامنے آنے چاہئیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

سوم :۔ بہت سے قادیانی اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے ایسے اسلامی ممالک میں (بشمول سعودی عرب) ملازمتیں کر رہے ہیں جہاں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے اور بہت سے قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں حرمین شریفین کو اپنے نجس قدموں سے ملوث کرتے ہیں لیکن اب تک حکومت کی طرف سے اس کے انسداد کی کوئی تدبیر نہیں کی گئی۔ عالم اسلام خصوصاً حرمین شریفین کو قادیانی سازشوں سے محفوظ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قادیانیوں کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر ان کے مذہب کا اندراج کیا جائے۔

چہارم :۔ بہت سے قادیانی آفیسر اپنے منصب کو اپنی مذہبی تبلیغ کے لیے استعمال کرتے ہیں اس لیے تحقیق کی جائے کہ ملک میں کتنے قادیانی افسر و ملازم ہیں۔ اس تحقیق کے نتائج سے قوم کو آگاہ کیا جائے۔

پنجم :۔ قادیانی اس بات پر مُصر ہیں کہ نہ صرف یہ کہ وہ مسلمان ہیں بلکہ دراصل وہی مسلمان ہیں، باقی سب غیر مسلم ہیں۔ ایک غیر مسلم کا اپنے تمام تر عقائد باطلہ کے باوجود، اپنے آپ کو مسلمان کہلانا اسلام اور مسلمانوں کی توہین ہے۔ حکومت کو غیر مسلموں پر یہ پابندی عائد کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اسلام اور مسلمانوں کا مذاق نہ اڑائیں۔

یہ پانچ نکات تو وہ ہیں جو سختی سے نہیں بلکہ نرمی سے نمٹنے" کے ذیل میں آتے ہیں۔ اگر حکومت واقعۃً "سختی سے نمٹنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لیے حسب ذیل اقدامات ناگزیر ہیں :۔

اول :۔ نبوت کے جھوٹے مدعی کی امت کو خلاف "قانون قرار دے دیا جائے کیونکہ جب یہ واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت اسلامی قانون کے خلاف ہے۔ جیسا کہ تمام اسلامی کتب میں لکھا ہے، مثلاً شرح فقہ اکبر میں ہے

التحدّی فرع دعوی النبوۃ ۔ و دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع	معجزہ نمائی کا چیلنج کرنا دعویٰ نبوت کی فرع ہے اور نبوت کا دعوی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے۔
(ص ۲۲)	

تو لازم ہے کہ جو جماعت اس جھوٹے مدعی نبوت کو اپنا روحانی پیشوا مانتی ہے، اسلامی قانون کی رُو سے اُسے بھی خلاف "قانون" قرار دیا جائے۔

دوم ۔ حکومت نے اسلامی تعزیرات کا قانون ملک میں نافذ کیا ہے، لیکن سزائے ارتداد جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر ارشادات میں بیان فرمایا ہے کہ :۔

من بدل دینہ فاقتلوہ ۔	جو شخص اپنا دین اسلام تبدیل کر کے کفر اختیار کر لے اسے قتل کر دو۔
(بخاری ۱۰۲۳)	

اور جس پر تمام فقہاء امت کا اتفاق ہے اسے حکومت نے نافذ نہیں کیا۔ اگر اسلامی تعزیرات کا نفاذ مطلوب ہے کہ تو سزائے ارتداد سے شرمانے کی کوئی وجہ نہیں۔ ارتداد، اسلام کی نظر میں زنا اور چوری سے زیادہ سنگین جرم ہے۔ اب اگر زنا اور چوری کا انسداد بذریعہ قانون ضروری ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ارتداد کے انسداد کی کوئی تدبیر نہ کی جائے الغرض یہ قانون فی الفور نافذ ہونا چاہیئے کہ جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرے گا اس پر سزائے ارتداد جاری ہوگی نیز یہ کہ زندیق بھی سزائے ارتداد کا مستوجب ہوگا۔

سوم :۔ اگر سرکاری ملازمین کا سروے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر محکمے کی شہ رگ پر قادیانی بیٹھے ہیں اس نوعیت کی کلیدی اسامیوں سے ان کو برطرف کیا جائے۔

ہم نے نہایت اختصار سے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے کھیلنے والوں اور اسلام کی بنیادوں پر ضرب لگانے والوں کے بارے میں چند تجاویز پیش کر دی ہیں، نرم بھی اور سخت بھی اب یہ دیکھنا ہے کہ حکومت

باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

کی ایک یادگار تقریر

(مرسلہ۔ حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی)

الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ؛ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ولا نظیر لہ لا مثیل لہ، ونشھد ان سیدنا وسندنا وشفیعنا ومولانا امام الاتقیاء وسید الانبیاء وخاتم الانبیاء۔ امام المتقین وسید المرسلین وخاتم النبیین بالیقین محمدًا امام المتقین وسید المرسلین وخاتم النبیین بالیقین محمدًا عبدہ ورسولہ، ولا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وبارک وسلم۔

یا رب صل وسلم دائمًا ابدًا
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم
محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم
جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ
تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

وقال حسان بن ثابت فی مدح النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

اما بعد:

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین۔

خوشا مجلس و مدرسہ خانقاہ
کہ در وے بود قیل و قال محمد

امیر جمع ہیں احباب درد دل کہ لے
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

حضرات محترم! بزرگان ملت! برادران عزیز۔ عمل تھوڑا اور عقیدہ درست ہو تو نجات ہو سکتی ہے۔ عقیدہ غلط ہو۔ عمل پہاڑوں جیسے ہوں تو نجات نہیں۔ جہنمی ہے۔ چاہے صائم الدھر کیوں نہ ہو اور قائم اللیل کیوں نہ ہو۔ چاہے تہجد میں مرے۔ صحن کعبہ میں کیوں نہ مرے۔ روضہ نبوی کے پاس کیوں نہ مرے۔ مردار ہے مردار۔ جہنمی ہوگا۔ بہشتی نہیں۔ حضرت انور شاہ صاحب مرحوم نے ایک دفعہ فرمایا کہ طب کا مسئلہ ہے۔ جس آدمی کو کوڑھ کی بیماری لگ جائے۔ اس کو جتنی بھی لذیذ اور طاقت بخش خوراک کھلائیں۔ اس کی بیماری ترقی کرتی جائے گی۔ اسی طرح جس کا عقیدہ خراب ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی مانے گا وہ کتنے اچھے عمل کیوں نہ کرے۔ لوگوں سے نرم سلوک اور برتاؤ سے پیش آئے۔ اس کا کفر و شرک بڑھتا جائے گا۔

حضرات! کوئی درخت، بغیر جڑ کے قائم نہیں رہ سکتا اور کوئی مکان بغیر بنیاد کے استوار نہیں ہو سکتا۔ عقد۔ عقد۔ معقدہ۔ عقیدہ۔ چار الفاظ ہیں۔ ان کے معنی میں مضبوطی ہے اردو میں گرہ۔ پنجابی میں گنڈھ اور پشتو میں کیا معنی ہوگا؟ (حاضرین نے جواب دیا غوٹہ) اس چادر کو اگر میں مضبوط گرہ دے دوں۔ تو اس کا کھولنا مشکل ہوگا ورنہ آسان۔ دل میں جو پڑ گیا عقیدہ بن گیا محسوسات میں پڑ گیا تو گنڈا اور غوٹہ ہوگیا۔ عقیدہ صحیح ہو تو عمل سرسبز و شاداب ہوں گے۔ تھوڑا عمل بھی نجات و فلاح کا باعث بن سکتا ہے عقیدہ خراب ہو تو اعمال برباد و ضائع۔ ختم نبوت کے مسئلہ پر اگر عقیدہ مستحکم نہیں تو نہ توحید پر عقیدہ ہے نہ رسالت پر۔ اور نہ خدا خدا رہتا ہے۔ ہاں ہاں اللہ میاں نے خود فرمایا ہے وخاتم النبیین نہ رہا۔ تو العیاذ باللہ خاکم بدہن، خدا کا کلام جھوٹا ہو جائے گا۔ کلام جب باطل ہو تو متکلم کی صداقت کیسے رہ سکتی ہے۔ پہلی آسمانی کتابوں نے محمد علیہ السلام کے متعلق جو خوشخبریاں دی ہیں وہ کیسے درست رہ سکیں گی۔ تمام انبیاء من آدم الی سید ولد آدم اس بات پر متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے آخری نبی ہیں اگر ایسا نہ ہو تو تمام انبیاء کا اتفاق کہاں؟ کہاں اللہ کا فرمان وخاتم النبیین اور کہاں نبی آخر الزمان کا فرمان انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

مرزا غلام احمد کی کتابوں کا اگر انصاف کی نظر سے مطالعہ کرے گا۔ وہ خود بخود اس کے خرافات سے اس کی حماقت کا اندازہ لگا سکے گا۔ کہاں خاتم الانبیاء کا معجزانہ کلام اور کہاں پنجابی نام نہاد نبی کا بے ہودہ کلام سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ مرزا ایک جگہ لکھتا ہے کہ اللہ میرے ساتھ سویا۔ اور طاقت رجولیت کا اظہار فرمایا۔ پھر مجھے حمل ہوگیا۔ تھوڑے دنوں بعد مجھ سے بچہ پیدا ہوگیا۔ اور اس بچے کی تعریف یوں کرتا ہے۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق کان اللہ نزل من السماء

آہ افسوس! کہ اس کلام کو پڑھ کر بھی کوئی مرزا کو نبی یا مہدی تصور کر سکتا ہے۔ یہ کوئی انسانوں کا کلام ہے۔ مجھے ایسی باتوں کے نقل کرنے میں شرم محسوس ہو رہی ہے۔ یہ کوئی انصاف ہے۔ خدا کی قسم ایسی باتیں زبان پر نہیں آ سکتیں۔ یہ کوئی شریف آدمی کر سکتا ہے یا سن سکتا ہے۔ ان باتوں سے بدبو آ رہی ہے۔ لیکن کیا کروں کبھی بدبودار گلیوں سے بھی گذرنا پڑتا ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے کہ بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی و ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ پیدا ہوگیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔ مرزا کی کفریات ایک لمبی چوڑی داستان ہے۔ اس نے خدا کے انبیاء کرام اور صحابہ تابعین کی اور دور کے علماء حق کے حق میں ہتک آمیز عبارتیں لکھی ہیں۔

میرے دوستو اور بھائیو! یا تو مجھے سمجھاؤ تاکہ میں اس مسئلہ کے بیان سے رک جاؤں۔ یا میری فریاد سن لو اور اس فتنۂ ارتداد و مرزائیت کے قلع قمع کے لیے متفق ہو جاؤ

مصلحت دید من آں است کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند سر طرۂ یاری گیرند

اگر خاتم النبیین فداہ ابی و امی کی ختم المرسلینی نہ رہی

و پھر آپ کے یہ مدارس اور دار العلوم کس کام کے؟ نہ تمہارا علمی عزت و وقار رہے گا اور نہ یہ پیری فقیری۔ میں تو اس خاردار وادی میں کود پڑا ہوں۔

ہرچہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم

اگر آپ میرا ساتھ دیں تو بچ جائیں گے۔ میری مثال تو اس کتے اور انگریز جیسی ہے کہ ایک انگریز اپنے کتے کو دریا کی طرف لے گیا۔ انگریز دریا میں نہانے آگے بڑھا۔ کتے نے دیکھا کہ دریا میں سنسار ہے۔ اگر انگریز بڑھ جائے تو سنسار اسے غرق کر دے گا۔ جب انگریز آگے بڑھتا، کتا اس کے پاؤں میں بھونکتا، چیختا، چلاتا تاکہ وہ آگے جانے سے رک جائے۔ مگر انگریز نہ سمجھا۔ جب انگریز سنسار کے نزدیک ہونے لگا تو کتے نے اپنے مالک کو بچانے کی خاطر چھلانگ لگا دی اور خود غرق ہو گیا۔ انگریز کتے کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ دریا میں کوئی آفت ہے۔ اب میں نے بھی اس دریا میں چھلانگ لگا دی ہے تاکہ مسلمانوں کو مرزائی سنساروں سے بچا سکوں۔

لما نزل۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما ۝ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ولا امۃ بعدکم۔

اب نہیں ہے محمد تم سے کسی کا باپ۔ لیکن اللہ
کا بھیجا ہوا رسول اور نبی ہے۔ اور کل نبیوں پر
مہر۔ اس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی میں لا نفی جنس کے لیے ہے اگر اسم ہو نکرہ اور اس پر لا داخل ہو جائے تو اپنے مدخول کے بیج کو نکال دیتا ہے۔ کچھ بھی نہ چھوڑا۔ سارا بڑھ ہی مار لینا۔

ارے طالب علمو! تم تو مرفوعات میں پڑ گئے۔ میں منصوبات کے لا کا بحث کر رہا ہوں۔ تم معمول میں پھنس گئے اور عامل سے غافل رہ گئے۔ لا رجل فی الدار کے کیا معنی ہیں؟ گھر میں کوئی مرد نہیں۔ فارسی میں اس کا ترجمہ یہ ہوگا نیست مردے در خانہ۔ پنجابی میں گھر دے اندر کوئی جنڑا نہیں۔ پشتو میں یہ کور کنس شوک سرے نشتہ۔ انگریزی میں اس کا معنی نو مین ان دی ہاؤس۔ اگر غلط پڑھوں تو جیل خانہ کی انگریزی ہے۔ کوئی اُلّو کا پٹھا یہ کہہ سکتا ہے کہ میرا باپ گھر میں ہے۔ یا چچا گھر میں ہے۔ یا تو اس کا باپ مردوں میں سے نہ ہوگا۔ کھسرا اور لا دگامو ہو گا اور اگر مرد ہوگا تو گھر میں نہ ہوگا۔ کسی بھیک مانگنے والے نے آواز دی۔ فقیر کو بھیک دے دو۔ گھر کے اندر سے ایک آدمی نے جواب دیا کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں۔ فقیر بھی منطقی تھا اس نے کہا ارے کھسرے آپ چند منٹ کے لیے آدمی بن کر بھیک لے آئیں تو لا نبی بعدی کا معنی یہ ہوگا کہ میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ کیا یہ معنی ہو سکتا ہے کہ ظلی بروزی نبی آسکتا ہے، تو پھر لا الہ الا اللہ کا معنی بھی یہ ہو گا کہ ظلی بروزی خدا موجود ہیں لا جس چیز پر داخل ہوتا ہے تو اس کا تخم مار دیتا ہے۔

لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ یہاں تو الا ہے (خاکم بدہن خاکم بدہن) اگر الا نہ ہوتا تو معنی کے لحاظ سے اللہ کا سلب بھی ہو جاتا۔

لا الہ الا اللہ کوئی موجود نہیں، کوئی مقصود نہیں۔ کوئی معبود نہیں۔ کوئی مسجود نہیں۔ کوئی حل المشکلات نہیں۔ کوئی قاضی الحاجات نہیں۔ کوئی نذر و نیاز کے لائق نہیں۔ کوئی عالم الغیب نہیں۔ اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اسی کے قبضہ میں غیب کے خزانے ہیں جو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کوئی دینے والا نہیں۔ کوئی لینے والا نہیں۔ کوئی اجاڑنے والا نہیں۔ کوئی بسانے والا نہیں۔ کوئی عزت دینے والا نہیں۔ کوئی ذلت دینے والا نہیں۔

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک
من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء
وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک
الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

آپ کہہ دیجئے اے میرے مولا شہنشاہی کے مالک

تؤتی الملک من تشاء جسے چاہے سلطنت دے۔ وتنزع الملک ممن تشاء جس سے حکومت و بادشاہی ۔ عزت و اقبال چھیننا چاہے چھین سکتا ہے ۔ کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ کوئی نذر و نیاز کا مستحق نہیں ۔ کوئی سجدہ کا حق دار نہیں ہے

مدت سے لیے پھرتا ہوں اک سجدۂ بیتاب
ان سے کوئی پوچھے وہ خدا ہیں کہ نہیں ہیں

یہ لا جب الٰہ باطلہ پر آیا تو اس نے تمام الٰہ باطلہ کو بیخ و بن سے نکالا ۔ تو حضور علیہ السلام نے جب فرمایا لا نبی بعدی تو تمام باطل نبیوں کو جڑ سے اکھاڑا ۔ الٓمٓ ۝ ذلک الکتاب لا ریب فیہ یہ ہے وہ کتاب جس میں کسی قسم کا، کسی وجہ سے، کسی نہج سے، کسی زمان میں، کسی مکان میں فی ای زمان وفی ای مکان ۔ بھیجنے والے کی طرف سے، لانیوالے کی طرف سے ۔ لینے والے کی طرف سے، پڑھنے والے کی طرف سے، سننے والے کی طرف سے، عمل کرنے والے کی طرف سے، ترجمہ کرنے والے کی طرف سے ایک حرف، ایک نقطہ، زبر، زیر، پیش ۔ شد ۔ مد ذرے کا ذرہ، کروڑویں کا کروڑواں حصہ ۔ تھوڑا سا ۔ "ذرہ جیا" شک کی گنجائش نہیں ۔ ما یکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی جس پر نازل ہوا ۔ وہ خود اس میں تبدیلی و تغیر اور ترمیم و اضافہ سے عاجز ہے ۔ (حضرات یہ ہے عقیدہ)

نحوی حضرات جلوہ افروز ہیں اگر غلط کہوں تو روک دیں ۔ کچھ ایسی ویسی بات نہیں ۔ میں بھی جھگڑالو طالب علم ہوں ۔ مگر کوئی رضی اور سیبویہ کے ساتھ جھگڑا کرے گا ۔ انہوں نے لا کا یہ معنی کیا ہے ۔ میں نے نحو کے اصول کے مطابق یہ اتنا طویل ترجمہ کیا ہے ۔

لا کے بغل میں جب نکرہ آجائے تو عموم پیدا کرتا ہے ۔ جنس کی نفی کر لیتا ہے ۔ میں نے سال بھر میں شرح جامی کو ختم کرنے نہ دیا ۔ جس جگہ پر سمجھتا تو اپنے شیخ کو تمام حلقہ درس میں باآواز بلند کہتا کہ شیخ اس جگہ پر نہیں سمجھا ۔ سمجھا کے آگے جانا ۔

طالب علمو! لا نفی جنس مجھ سے سیکھو ۔ باقی مسائل میں تم سے سیکھ لوں گا ۔ یہ لا فعل پر آجائے یا اسم پر تو فعل کا بھی خیر نہیں اور اسم کا بھی ۔ دونوں کا خاتمہ کر دیتا ہے ۔

لا شریک لہ ولا نظیر لہ ولا مثال لہ و
لا مثیل لہ ولا شبیہ لہ لا ضد لہ
ولا ند لہ

یہ تمام لا نفی جنس کے لیے ہیں ۔ کیا لا شریک لہ کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اللہ کا ظلی بروزی شریک ہے ۔

یقینم دانم دریں عالم کہ لا موجود الا ہو
ولا مقصود فی الکونین لا معبود الا ہو

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ۝ بے شک جو اللہ کے دوست ہیں اور اس کے حکم بسر و چشم مانتے ہیں ۔ ان کو حق بیان کرنے میں کسی قسم کا خوف و حزن نہیں ۔ اب تو لا نبی بعدی کا معنی خوب ذہن نشین ہوا ہو گا ۔

حضرات! قرآن کریم کے الفاظ و معانی دونوں پر ایمان عقیدہ اسلام میں ضروری ہے ۔ نہ صرف الفاظ پر ایمان لانا کافی ہے اور نہ صرف معانی پر بلکہ دونوں پر ۔ یہ نہیں کہ الفاظ ہوں اللہ میاں کے اور معانی ہوں عطاء اللہ کے ۔ یا الفاظ ہوں عطاء اللہ کے اور معانی ہوں اللہ میاں کے ۔ نہیں نہیں الفاظ و معانی دونوں اللہ میاں کے ہوں گے ۔

تمہیں معلوم ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ۔ کیونکہ وہ قدیم کا کلام ہے ۔ متکلم قدیم تو کلام بھی قدیم ۔ کلام الٰہی کبھی تو فاطمۃ الزہراء کے دروازے کے پاس حضور علیہ السلام پر اترتا ہے ۔ اور کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ۔ کبھی میدان جنگ میں تو کبھی مکہ اور مدینہ کی مقدس اور طیب گلیوں میں ۔ جو گفتگو اللہ میاں نے اپنے رسولؐ کے ساتھ کی ہے وہ ہے وحی الٰہی ۔ اس کا نام ہے قرآن کریم اور کلام الٰہی ــــ

اللہ کے الفاظ تو قرآن مجید کی عبارت ہے اور اللہ کے معانی وہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہوں ، نہ کہ مرزا غلام احمد نے ۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ۔ اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ کتاب تاکہ بیان کرے ان لوگوں کو اس کتاب کو ۔ لتبین للناس ما نزل الیھم "تاکہ تو ان کو اس کتاب کے معانی بیان کرے جو تجھ پر اتاری گئی ہے ۔ حضور علیہ السلام کے فرائض میں چار امور قرآن نے ذکر کیے ہیں ۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ ۔ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۝

اللہ وہی ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا ۔ جو ان کو اللہ کا کلام سناتا ہے اور ان کے دلوں کو کفر و شرک کے میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے ۔ اس کتاب کے معانی بیان کرتا ہے ۔ بے شک وہ اس سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے ۔

ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی دعا

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ۝ اس میں بھی یہی ذکر ہے ۔ حضور علیہ السلام نے قرآن پاک کے جو معانی بیان کیے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اشارے پر ۔ ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۝ آپ کے دہن مبارک سے ایک حرف بھی نہیں نکلتا مگر وہ اللہ کی بھیجی ہوئی وحی ہے ۔ گویا وحی کی دو قسمیں ہیں ۔ وحی متلو یعنی قرآن اور ایک وحی خفی وہ ہے حدیث ۔ حضور علیہ السلام نے خاتم النبیین کی تشریح خود فرما دی ۔ فرمایا انا خاتم النبیین ۔ مسلم شریف کی حدیث میں وختم بی النبیون کا جملہ ہے ۔

حضرات ۔ تمام پیغمبر حضور علیہ السلام کی امت میں ہیں ۔ دعوی سے کہتا ہوں ۔ طالب علموا سنو تم کو کہہ رہا ہوں علماء و مشائخ کے سامنے کہہ رہا ہوں اس لیے کہ سند ہو ۔

اگر غلط کہوں گا تو میری اصلاح فرمائیں گے ۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ

جب اللہ میاں نے انبیاء کی کانفرنس منعقد کی ۔ اور خود صدر بنے پیغمبروں سے اقرار نامہ لیا ۔ لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ جب میں نے دیا تم کو کتاب اور علم شریعت ثم جاءکم پھر تمہارے پاس بڑے شان والا نبی آئے رسول میں تنوین تعظیم کے لیے ہے ۔ اس نکرہ پر ہزار معرفے قربان ہوں ۔ مصدق لما معکم وہ نبی اس کتاب کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس کی تصدیق و تائید کرنا ۔ اور اس کی نصرت کرنا ۔ یہ معنی ہے خاتم النبیین کا ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ۔ میرے بعد کسی زمانے میں ، کسی ملک میں نہ حقیقی نہ مجازی ۔ نہ ظلی نہ بروزی وغیرہ نبی اور رسول نہیں ۔ اس کے باوجود جب مرزا کہے کہ میں ظلی بروزی نبی ہوں تو کیا اس کی بات درست ہے ؟ ۔ ظل کے معنی سایہ والا ہمارے اوپر کیا ہے ؟ سائبان اور شامیانہ ۔ ہم کو آسمان نظر آتا ہے ؟ نہیں کیونکہ ہم سایہ میں ہیں ۔ ارے شامیانے سے باہر والو تمہیں آسمان نظر آرہا ہے ؟ ہاں ۔ تم ہم سے اچھے ہوگئے ۔ تم مرزا سے بھی اچھے ہوگئے ۔ تم ظلی نہیں وہ ظلی تھا لو بھائی شاہ جی یہ بھی ظلی بروزی ہوا اور تم بھی ظلی بروزی ہوگئے مرزا تو اس لیے ظلی بروزی تھا کہ اس کے درمیان اور شامیانے جیسا پردہ تھا ۔ وہ برطانیہ کا نبی تھا نہ اللہ سے اس کا تعلق نہ نبی سے اس کا تعلق ۔ سایہ ہی سایہ ۔ پھر وہ کس طرح نبی ہوا ۔ یہ کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ کا عکس ہوں ۔

ارے بھائیو ! کسی شے کا عکس بعینہٖ وہی شے ہوتا ہے شیر کی تصویر بعینہٖ شیر کی ہوگی ۔ ایسا نہیں کہ شیر کی تصویر گیدڑ کی ہو ۔ ظل ہو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اور طواف کرے گورنر کی کوٹھی کا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ و مدینہ میں پیغام الٰہی کو مخلوق تک پہنچانے کی راہ میں کتنی قربانیاں پیش کی ہیں ۔ یہاں تک کہ اُحد کی لڑائی میں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے ۔ بتاؤ مرزا نے اسلام کی اشاعت کے لیے کتنے

جہادوں میں شرکت کی ۔ اسے مرزا تو جہاد کو حرام سمجھتا رہا ۔
اقبال نے کہا تھا ؎

آں ز ایران بود ایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ ۔ وایں از جہاد

یعنی بہاؤ اللہ ایرانی جو ختم رسالت کا منکر تھا اس نے حج سے انکار کیا اور مرزا غلام احمد نے جہاد کا انکار کیا ۔ حالانکہ رسول عربی فداہ ابی وامی کا ارشاد ہے ۔ الجہاد ماض الی یوم القیمۃ جہاد قیامت تک قائم رہے گا ۔ مرزا نے کہا تھا ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

مرزا کہتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں ۔

سنو! برطانیہ کے خود کاشتہ پیغمبر کے کفریات کو ۔
میں نے اس کو برطانیہ کا خود کاشتہ پیغمبر نہیں کہا ۔ وہ خود یہ لقب اپنے لئے منتخب کر بیٹھا ہے ۔ سنیئے کہتا ہے ۔

"غرض یہ ایک جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ ہے اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے سرکار دولت مدار ایسے خاندانوں کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار اور جاں نثار ثابت کر چکی ہے اس خود کاشتہ پودا کی نسبت احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری کا لحاظ کرے"

برطانیہ نواز گورنر کی کوٹھی کا طواف کرنے والا ۔ جہاد کو حرام سمجھنے والا ۔ ملکہ وکٹوریہ کے نور کا مجذوب ، کب حضور علیہ السلام کا عکس ہو سکتا ہے ۔

مرزائیوں کے ساتھ بحث مباحثے مت کرو ۔ ان سے صرف لا کا پوچھو ۔ لام الف لا دو حرف ہیں ۔ نفی ہے ۔ نہ لو ہے بلکہ لا ہے ۔ اللہ ان دونوں (لام اور الف) کو ملنے کی توفیق نہ دے ۔ جس پر بھی آجائیں اس کا تخم ہی نکال کر چھوڑتے ہیں لا کی تلوار مارو ۔ جہاں کوئی مرزائی ملے لا نبی بعدی کا پوچھو ۔ بولنے میں دو کہنے میں لا ۔ بس لا بزن بہ بلا بزن ۔

ختم نبوت جان ہے قرآن کی بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ حدیث کی تمام کتابوں کی جان ختم نبوۃ ہے ۔ تفسیر و اصول تفسیر ۔ حدیث و اصول حدیث ۔ فقہ اصول فقہ یا علم کلام وغیرہ تمام مذہبی علوم و فنون کی روح ختم نبوت ہے ۔

ان مرزائیوں سے پوچھو کہ تمہارے باپ نے جو ترجمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا کیا ہے ۔ اس کو کیوں نہیں مانتے ۔ غلام احمد نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں یہ ترجمہ کیا ہے کہ " مگر وہ رسول اللہ اور ختم کرنے والا نبیوں کا " یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا " پھر مرزا کو کیا جنون ہوا کہ اپنی عبارت بھی اس کو یاد نہ رہی ۔ اور برطانیہ کے اشارے سے نبوت کا دعوئی کیا ۔

والذین یومنون بما انزل الیک اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں ۔ اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے ۔ وما انزل من قبلک اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں ۔

حضرات! غور سے دیکھو کہ یہاں پر من بعدک کا لفظ نہیں بلکہ من قبلک کا لفظ ہے ۔ جھگڑا ختم ۔ مرزا کا براہین احمدیہ کس طرح قرآن ہو سکتا ہے ۔ ارے جو قبل ہے اس میں بھی ایک بات مزید ہے وہ یہ کہ امام الانبیاء ان کی تصدیق کرنے والے ہوں ۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وما انزل من قبلک کے مصداق ہیں ۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا خود اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم

باقی صـ۲۳ـ پر

تحریر مفتی محمد شفیع صاحبؒ

قسط نمبر ۱

قادیانی فتنہ اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی مساعی جمیلہ

؎ باز گو از نجد واز یاران نجد
تا در و دیوار را آری بوجد

کز برائے صحبت حق سالہا
باز گو در مرے اناں خوش حالہا

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی امتیازی فضیلت ہے کہ پوری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوتی اور امت میں تاقیامت ایک ایسی جماعت قائم رہنے کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر دی ہے۔ جو دین حق کی اصل ہیئت پر قائم رہ کر اس کے اندر پیدا ہونے والے رخنوں کی اصلاح کرتی رہے گی۔ اس کو اللہ کی راہ میں کسی کا خوف مانع ہوگا نہ طمع، ایسے ہی لوگوں کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ان اللہ یغرس لھذا الدین غرسا — "اللہ تعالیٰ اس دین کی خدمت کے لئے پودے لگاتا رہے گا"

یہ ضروری نہیں کہ اس جماعت کے افراد سب کسی ایک ہی جگہ یا کسی ایک بستی یا ایک ملک میں ہوں، بلکہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے افراد کو ہر زمانہ اور ہر خطہ میں پیدا فرماتے رہتے ہیں۔

ان کی خصوصی علامت یہ ہوتی ہے کہ دین کے فروغ اور اس میں پیدا شدہ رخنوں کی اصلاح عام مسلمانوں کی خیر خواہی ان کو دین کے صحیح راستہ پر چلانے کا داعیہ، ان کے قلب میں ایسا رچا ہوا ہوتا ہے کہ یہ جذبہ ان کے حوائج ضروریہ انسانیہ کا درجہ لے لیتا ہے، ان مقاصد میں کسی جانب سے خلل آتا نظر آتا ہے تو انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا گھر جل گیا، ہم لٹ گئے۔

؎ خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

خدمت خلق اور اصلاح خلق ان کے لئے طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزاروں ہزار شکر ہے کہ اس نے جن بزرگوں کی صحبت کا شرف عطا فرمایا، ان میں کافی تعداد ایسے حضرات کی تھی جن کے چہرے دیکھ کر خدا یاد آئے، جن کی زندگی کو دیکھنے والا بے تاب یہ کہہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دین کی اور مسلمانوں کی خدمت ہی کے لئے چُن لیا ہے۔

انا اخلصناھم بخالصۃ ذکری الدار — "ہم نے ان کو ایک خاص کام کے لئے مخصوص کر لیا ہے (ذکر و فکر آخرت)"
(پارہ — ع)

ان ہی مقدس بزرگوں میں سے میرے استاد محترم استاذ الاساتذہ بحر العلوم والفنون، ذہبی زمانہ، رازی وقت حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب قدس اللہ سرہٗ کی ذات گرامی امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس ناکارہ کو آپ کی خدمت و صحبت میں رہنے اور بقدر ظرف استفادہ کرنے کے لئے تقریباً ۲۰ سال کی طویل مدت عطا فرمائی۔ آپ کے پورے فضائل و کمالات کو کچھ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کو علم کا حظ وافر حاصل ہے۔ یہ ناکارہ کم ہمتی اور کم حوصلگی کی بنا پر اس درجہ سے محروم رہا۔

؎ ماندا ریم مشابے کہ تو الست شنید
ورنہ ہر دم و زرا ز گلشن وصلت نغمات

[illegible] کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

مگر اس پر بھی جو کچھ آنکھوں نے دیکھا، اور کانوں نے سنا اس کو ضبط بیان میں لانا آسان نہیں، خصوصاً اس وقت کے ہجوم مشاغل و زوائل نے دل و دماغ کا نہیں چھوڑا۔

؎ اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغباں
بلبل چہ گفت وگل چہ شنید و صبا چہ کرد

مگر صاحبزادہ محترم مخدوم بن المخدوم مولوی سید محمد ازہر شاہ صاحب قیصر سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ممدوح کے کچھ حالات طیبہ اردو میں لکھنے کا سلسلہ شروع فرمایا تو احقر سے فرمائش کی کہ قادیانی فتنہ کے استحصال میں حضرت ممدوح کی مساعی جمیلہ سے متعلق میں اپنی معلومات کو ضبط کر کے پیش کروں، اول تو مسئلہ خود اہم تھا پھر صاحبزادہ محترم کی تعمیل حکم بڑی سعادت تھی۔ اس لئے کچھ وقت نکال کر اپنے ناتمام معلومات کا ایک حصہ آپ کی زندگی کے ایک مختصر گوشہ پر اپنی یاداشت کے مطابق پیش کرتا ہوں۔

فتنۂ مرزائیت کی شدت اور اس کے بعض اسباب

تقریباً ۱۳۳۲ھ کا واقعہ ہے کہ فتنۂ قادیانیت پورے ہندوستان کے اطراف و جوانب میں اور خصوصاً پنجاب میں ایک طوفانی صورت سے اٹھا۔ اس کا سبب خواہ یہ ہو کہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں قادیانی مسیح کی امت نے مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں (انگریزوں) کو کافی مدد بہم پہنچائی جس کا اعتراف خود قادیانیوں نے اپنے اخبارات میں کیا ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب بغداد سات سو برس کے بعد مسلمانوں کے قبضے سے نکل کر انگریزوں کے تسلط میں داخل ہوا، تو جہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت ان کے رنج و غم میں مبتلا تھی وہاں قادیانی مرزا کی امت قادیان میں چراغاں کر رہی تھی (الفضل قادیان)

اس عظیم جنگ میں امداد دینے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں انگریزوں کو کامیاب بنانے کے صلہ میں انگریزوں کی حمایت (بقول مرزا صاحب) اپنے اس "خود کاشتہ پودے" کو زیادہ حاصل ہوگئی۔ اور اس کا یہ حوصلہ ہوگیا کہ وہ کھل کر مسلمانوں کے مقابلہ میں آجائے۔ اور ممکن ہے کہ کچھ اور بھی اسباب ہوں یہ زمانہ دارالعلوم دیوبند میں میرے درس و تدریس کا ابتدائی دور تھا۔ اور میں اس بسم اللہ کے گنبد میں اپنی کتاب اور سبق پڑھانے کے سوا کچھ نہ جانتا تھا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

لیکن ہمارے بزرگ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے فروغ اور اسلام کی خدمت ہی کے لئے پیدا فرمایا تھا، قادیانیت کے بڑھتے ہوئے طوفان سے سخت تشویش و اضطراب محسوس فرما رہے تھے اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعے اس کے مقابلہ کی فکر کر رہے تھے، بالخصوص حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ پر اس فتنہ کا بہت اثر تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے ان کو چن لیا ہے۔ جیسا کہ ہر زمانہ میں عادۃ اللہ یہ رہی ہے کہ ہر فتنہ کے مقابلہ کے لئے اس وقت کے علماء دین سے کسی کو منتخب کر لیا گیا اور اس کے قلب میں اس کی اہمیت ڈال دی، فتنۂ قادیانیت کے استحصال میں حضرت ممدوح کی شبانہ روز جدوجہد اور فکر و عمل سے ہر دیکھنے والے کو یقین ہوجاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لئے آپ کو چن لیا ہے۔

مصر و عراق وغیرہ ممالک اسلامیہ میں فتنہ قادیانیت کا انسداد

میں حسب عادت ایک روز استاد محترم حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی دائمی عادت کے خلاف یہ دیکھا کہ ان کے سامنے کوئی کتاب زیر مطالعہ نہیں، خالی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور چہرے پر فکر کے آثار نمایاں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیسا مزاج ہے؟ فرمایا کہ بھائی مزاج کو کیا پوچھتے ہو قادیانیت کا ارتداد اور کفر کا سیلاب امڈتا چلا آتا ہے صرف ہندوستان میں نہیں، عراق و بغداد میں ان کا فتنہ سخت ہوتا جاتا ہے اور ہمارے علماء و عوام کو اس طرف توجہ نہیں، ہم نے اس کے مقابلہ کے لئے جمعیت علماء ہند میں یہ تجویز پاس کرائی تھی کہ دس رسالے مختلف موضوعات متعلقہ قادیانیت پر عربی زبان میں لکھے جائیں، اور ان کو طبع کرا کر ان بلاد اسلامیہ میں بھیجا جائے۔ مگر اب کوئی کام کرنے والا نہیں ملتا۔ اس کام کی اہمیت لوگوں کے خیال میں نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اپنی استعداد پر تو بھروسہ نہیں لیکن حکم ہو تو کچھ لکھ کر پیش کر دوں، ملاحظہ کے بعد کچھ مفید معلوم ہو تو شائع کیا جائے۔ ورنہ بیکار ہونا تو ظاہر ہی ہے۔ ارشاد ہوا کہ مسئلہ ختم نبوت پر لکھو، احقر نے استاد محترم کی تعمیل ارشاد کو سرمایہ سعادت سمجھ کر چند روز میں تقریباً ایک سو صفحات کا ایک رسالہ عربی زبان میں لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کیا، حضرت ممدوح رسالہ دیکھتے جاتے تھے اور بار بار دعائیہ کلمات زبان پر تھے۔ مجھے کوئی تصور نہ تھا کہ اس ناچیز خدمت کی اتنی قدر افزائی کی جائے گی، پھر خود ہی حضرت ممدوح نے اس رسالہ کا نام ھدیۃ المہدیین فی آیۃ خاتم النبیین تجویز فرما کر اس کے آخر میں ایک صفحہ بطور تقریظ تحریر فرمایا، اور اپنے اہتمام سے اس کو طبع کرایا۔ مصر، شام، عراق مختلف مقامات پر اس کے [illegible] روانہ کئے۔

باقی ۲۳ پر

قسط ۲

محبتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی ۔ مانچسٹر انگلینڈ

قوم موسیٰؑ اور یارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ جہاد فی سبیل اللہ میں بزدلی اور پست ہمتی نہ دکھاؤ بلکہ جہاد کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں فاتحانہ حیثیت سے اس شہر میں داخل کرے گا، آپ کی قوم نے آپ کو یہ جواب دیا۔

یموسیٰ انا لن ندخلها ابداً ما داموا فیها فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون (پ۶ المائدہ)	اے موسیٰ! ہم ہرگز ساری عمر اس میں نہ جاویں گے، سو تو اور تیرا رب جاؤ اور تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

جب رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا دور مبارک آتا ہے، اور آپ ایک غزوہ کے لئے اپنے صحابہ کرام سے مشورہ کرتے ہیں تو صحابہ کرام آپ کی محبت کے جذبے میں سرشار ہو کر وہ جواب دیتے ہیں جو اس سے پہلے فلک نے نہیں سنے تھے صحابہ کرام فرماتے ہیں:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نقول کما قال قوم موسیٰ اذھب انت وربک فقاتلا ولکن نقاتل عن یمینک وعن شمالک وبین یدیک وخلفک (بخاری شریف)	ہم آپ کو ہرگز وہ جواب نہ دیں گے جو قوم موسیٰؑ نے موسیٰؑ کو دیا تھا کہ تم خدا کے ساتھ جاؤ اور لڑو۔ بلکہ ہم تو آپ کے دائیں بائیں، آگے، پیچھے، غرض کہ ہر طرف سے جمع ہو کر قدم بقدم لڑیں گے آپ پر ذرہ بھر آنچ نہیں آنے دیں گے اور ہم اپنی جانوں کو آپ پر نثار و قربان کر دیں گے

اس وقت ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کی محبتوں کے چند نمونے پیش کئے ہیں ورنہ صفحات کے صفحات بھی ان کی محبت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ حضرات صحابہ کرامؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت ہونے پر اللہ تعالیٰ نے جو مقام و منصب عطا فرمایا ہے۔ وہاں تک کسی کی رسائی ہرگز ممکن نہیں۔ انہیں خیر الامم اور شہداء علی الناس کا لقب ملا۔ رضی اللہ عنہم و رضوانہ کے شرف سے مشرف ہوئے۔ یحبھم و یحبونہ خدا ان کو پیار کرے گا اور وہ خدا کو پیار کرنے والے ہوں گے کی بشارت ملی لھم مغفرۃ و رزق کریم کا وعدہ بھی انہی حضرات کے لئے ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستاروں سے تشبیہہ دے کر انہی کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ ان کی محبت کو ایمان کا جزو قرار دیا اور ان کے بغض کو اپنا بغض فرمایا ؎

مہ می گوید کہ اصحابی نجوم
للسری قدوۃ وللطاغی رجوم

تمام آزمائشوں میں کامیاب جماعت

حضرات صحابہ کرام تمام آزمائشوں میں کامیاب و سرخرو ہوئے محبت کی آزمائش، اطاعت کی آزمائش، جان عزیز کی آزمائش، مال کی آزمائش، اہل و عیال کی آزمائش، اعزہ و اقارب کی آزمائش وطن عزیز کی آزمائش۔ کیا یہ ساری آزمائشیں معمولی ہیں؟ ان

ساری آزمائشوں میں شادکام ہونا بدون شدت محبت کے ہرگز ممکن نہیں، حضرات صحابہ کرامؓ نے ہجرت کرکے جانی و مالی جہاد کرکے ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے خوف وخطر ہوکر خدا اور اس کے آخری رسولؐ کی محبت میں جو سرگرمیاں دکھائی ہیں وہ ان کی شدت محبت ہی کے تو پھل پھول تھے، جس کی نظیر نہ دنیانے پہلے پیش کی ہے نہ پیش کرسکتی ہے۔ اور نہ قیامت تک پیش کرسکے گی، اسکے باوجود بھی اگر کوئی شخص تمام صحابہ اور شان یاران مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ سمجھ سکے تو یہ اس کے عقل کا فتور اور اس کی سمجھ کا قصور ہوگا ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے۔
اس میں بھلا کیا قصور ہے آفتاب کا؟

مقام صحابہ تاریخ کے آئینے میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک جہاں جہاں آئے گا، صحابہ کرام کا ذکر بھی ساتھ ہی آئے گا کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک تو کرے مگر ذکر صحابہ اور محبت صحابہ سے خالی، تو سمجھئے کہ یہ حقیقی عاشق نہیں۔ سیدنا مجدد الف ثانی ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کو رسول اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے برخلاف تصور کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے حال کی خبر دی ہے اور ان پر حکم کفر لگایا ہے۔ دیکھئے پ پہلا رکوع،

اسی طرح اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اتباع کے بغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا دعویٰ کرنا باطل ہے۔ اور جھوٹ ہے۔ بلکہ صحابہ کرام کا اتباع ہی حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا ہے۔ پس اس مخالف طریق میں نجات کی کیا مجال ہے۔

ویحسبون انھم علی شیئ — اور گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ الا انھم ھم الکاذبون — خبردار! تحقیق وہی لوگ جھوٹے ہیں

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ فرقہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تابعداری کو لازم پکڑا، اہل سنت والجماعت ہی ہیں۔"
(اردو ترجمہ مکتوبات امام ربانی دفتر اول ص۲۱۳)

وجائزۃ دعوی المحبۃ فی الھوٰی
ولکن لا یخفی کلام المنافق

لہٰذا جہاں جہاں متابعت و محبت رسول کا ذکر خیر آئے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردان عظام اور بارگاہ نبوت سے تربیت یافتہ حضرات کا بھی ذکر ہوتا رہے گا۔ آیئے حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ نے صحابہ کرامؓ کی محبت کا نقشہ کس ایجاز سے کھینچا ہے۔ اسے دیکھئے آپ فرماتے ہیں:

"محبت ایمان کی اس آزمائش میں صحابہ کرامؓ جس طرح پورے اترے اس کی شہادت تاریخ نے محفوظ کرلی، اور وہ محتاج بیان نہیں، بلا شائبہ و مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں انسانوں کے کسی گروہ نے کسی انسان کے ساتھ اپنے سارے دل اور اپنی ساری روح سے ایسا عشق نہیں کیا ہوگا جیسا کہ صحابہ کرامؓ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ حق میں کیا، انہوں نے محبت کی راہ میں وہ سب کچھ قربان کردیا جو انسان کرسکتا ہے۔ اور پھر اس کی راہ سے وہ سب کچھ پایا جو انسانوں کی کوئی جماعت پاسکتی ہے
(ترجمان القرآن)

افسوس صد افسوس! ان حضرات پر جنہوں نے حضرات صحابہ کرام کی شان کریمہ کو گھٹانے اور ان کی خدمات جلیلہ کو کم کرنے میں ملانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور بیک جنبش قلم ان کو غاصب، ظالم اور غدار کہ کر اپنے دلوں میں ظلمتوں کو مزید بڑھایا ؎

وہ لوگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھودیئے
پیدا کئے تھے فلک نے جو خاک چھان کے

ایک اشکال اور اس کا جواب

بعض کوتاہ نظر حضرات یہ کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ سے اتنی کرامات وقوع پذیر نہیں ہوئیں جتنی ائمہ عظام اور اولیاء کبار سے ہوئی ہیں اس لئے شاید ولی کا درجہ بلند ہو

سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد السرہندی رحمہ اس اشکال کا جواب اس طرح دیتے ہیں:

"خرق عادات کا ظاہر ہونا ارکان ولایت میں سے نہیں ہے اور نہ ہی اس کے شرائط میں سے ہے برخلاف معجزہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے، جو مقام نبوت کے شرائط میں سے ہے۔ لیکن خوارق کا ظہور جو اولیاء اللہ سے شائع وظاہر ہے۔ بہت کم ہے جو خلاف واقع ہے لیکن خوارق کا کثرت سے ظاہر ہونا افضل ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔ وہاں تو قرب الٰہی کے درجات کے اعتبار سے فضیلت حاصل ہے۔ ممکن ہے کہ ولی اقرب سے بہت کم خوارق ظاہر ہوں اور ولی بعید سے بہت اور وہ خوارق جو اس وقت کے بعض اولیاء سے ظاہر ہوئے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ان کا دسواں حصہ بھی ظہور میں نہیں آیا۔ حالانکہ اولیاء میں سے افضل ولی ایک ادنیٰ صحابی کے درجہ کو نہیں پا سکتا، خوارق کے ظہور پر نظر رکھنا کوتاہ نظری ہے اور تقلیدی استعداد کے کم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی دفتر اول ص۲۴۲)

ولی کسی صحابی کو نہیں پہنچ سکتا

یہی وجہ ہے کہ آج کا مرد مومن لاکھوں نوافل پڑھے ہزاروں کی تعداد میں تسبیحات کا ورد کرے۔ زکوٰۃ و خیرات حج وعمرہ و دیگر فرائض و نوافل بجا لائے، لیکن یہ مسلمہ اصول ہے کہ ادنیٰ صحابی کے درجہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا سیدنا مجدد الف ثانی رحمہ فرماتے ہیں:

"اولیاء عظام میں سے افضل ولی بھی صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا حتیٰ کہ حضرت اویس قرنی رحمہ (تابعی ہیں) باوجود اس قدر شان رکھنے کے چونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت عالیہ میں حاضر نہ ہو سکے ادنیٰ صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکے۔

(مکتوبات۔ دفتر اول حصہ دوم ص۳۰)

عارف ربانی ہم عصر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ حضرت شیخ سید امام کبیر رفاعی رحمہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ولی کسی صدیق یا صحابی کے درجہ کو نہیں پا سکتا کیونکہ ان حضرات کو مبارک اور پاک نظر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کو اٹھا دیا، اور حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت تک پہنچا دیا۔ انہوں نے آپ سے محبت کی، آپ نے ان سے محبت کی۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا وہ اللہ سے راضی ہو گئے، یہی بڑی کامیابی ہے۔ ولی چاہے کتنی ہی عبادت کرے اس کو یہ بات کہاں نصیب ہو سکتی ہے جو صحابہ کرام کو نصیب ہوئی۔ وہ اپنے لئے نظر محمدی کہاں سے لے آئے گا، پس اگر تم اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور صحابہ کرام کی پیروی سے قرب حاصل کرو۔

(اردو ترجمہ البیان المشید ص۲۱۳)

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

اس عارفانہ کلمات سے صاف اور واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی (م ۵۰۸ھ) کا عقیدہ بھی ختم نبوت کے بارہ میں بالکل واضح تھا، اگر ظلی بروزی نبی کا تصور کہیں بھی ہوتا، تو ایسے عارفانہ کلمات کہ پاک اور مبارک نظر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم) نہ فرماتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی کو وہ نظر نہیں دی جائے گی، جس سے کوئی شخص مرتبہ صحابیت پر فائز ہو سکے اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ علیہ کے پیروؤں کا یہ بکواس کرنا کہ وہ بھی صحابی ہیں، تابعی ہیں، جھوٹ ہی جھوٹ اور مسلمانوں کو اشتعال انگیزی پر "تنبیہ" کرنا ہے۔

پاک اور مبارک نظر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی گندی نظر سے کچھ بھی نسبت نہیں جو ٹامک ٹوئیاں کرتا ہو اور جس کی راتیں مائی کاکو، مائی تابی، زینب بیگم، بانو کو دیکھنے اور اس کے دیدار سے لذت حاصل کرنے میں گزرتی ہوں ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اور یات

پلنگ نہ کر مجھے ناصح نادان آب
یار کے دکھا دھن ایسا نظر ایسی

ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے معشوقوں کے مندرجہ بالا نام اپنی طرف سے ذکر نہیں کئے یہ انہی کے گھر کے ایک فرد کی شہادت ہے جس نے یہ سارے راز اندرون سے پردہ اٹھایا ہے۔ ہم یہاں پر ایک ہی روایت نقل کرتے ہیں اور قادیانیوں سے گذارش کرتے ہیں کہ دیکھیے یہ ہیں آپ کے نبی صاحب، اگر اس کے باوجود آپ حضرات اپنی ضد و ہٹ دھرمی پر قائم ہیں تو ہم یہ کہنے میں بالکل باک نہیں کرتے کہ سے

کار شیطان میکنی نامت نبی
گر ایں نبی است لعنت بر کاذب نبی

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین (محترمہ نصرت جہاں بیگم زوجہ غلام احمد قادیانی) نے کہ ایک دن حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مساۃ بانو تھی، وہ ایک رات جبکہ خوب سردی تھی، حضور کو دبانے بیٹھ گئی چونکہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ میں جس چیز کو دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے (راوی یا محترمہ نصرت جہاں نے یہاں بھی بات گول کر دی ہے۔ وہ کوئی اور چیز ہی ہوگی) تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب نے فرمایا" بانو آج بڑی سردی ہے" (دیکھو کیا خیال ہے) بانو کہنے لگی "ہاں جی" تدے تے تہاڈی تاں لکڑی وانگ ہوراں ہویاں ہیں، یعنی جی ہاں! جبھی تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بے چاری بانو مرزا صاحب کے اس ذو جملہ" آج بڑی سردی ہے" کو نہ سمجھ سکی، ورنہ یہ جواب نہ دیتی۔ اگر سمجھ گئی ہوتی تو پھر ؟) خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت نے جو بانو کو جو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے۔"

(سیرۃ المہدی ص۲۱۰)

اس وقت ہماری بحث اس سے نہیں کہ مرزا صاحب نے کن کن ذو معنی کلمات و اشارات سے غیر محرموں کو اپنی طرف مدعو کیا ہے کچھ ان کے دام فریب میں آئی بھی ہوں گی اور کچھ بچ نکلنے میں کامیاب بھی ہو گئی ہوں گی۔ یہ ایک الگ داستان عبرت ہے۔ جو کسی اور مجلس میں سنائی جائے گی۔ بتلانا صرف یہ ہے کہ ایسا شخص جو اس قسم کے واہیات حرکات کا مرتکب ہو کیسے کسی کو صحابی بنا سکتا ہے۔ کیسے نبوت و مسیح موعود کے دعوے کر سکتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مقصودی بات

بہرحال یہ عرض کر رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت عالیہ میں جو بھی پہنچے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک مقام و منصب عطا فرمایا۔ جو ان کے بعد ... نہیں دیا جائے گا۔ اب نہ کوئی صحابی بن سکتا ہے یا تابعی ؟ حضرت ... علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ عمر بن عبد العزیز افضل ہیں یا حضرت ... آپ نے فرمایا کہ امیر معاویہ کے اس گھوڑے کے نتھنوں کی خاک جس پر سوار ہو کر انہوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہے عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے

(مکتوبات امام ربانی)

قادیانی حضرات اس جواب کو بار بار پڑھیں اور عبرت حاصل کریں کہ جب حضرت عمر ... جن کا عدل و انصاف مسلم اور ان کی پہلی صدی کا مجدد ہونا بھی ... جیسی عظیم شخصیت بھی صحابی کے مرتبہ کو نہیں پا سکتی تو مرزا بشیر الدین، حکیم نور الدین بھیروی مرزا ناصر و طاہر و دیگر قادیانی کا رندے کس باغ کے مولی ہیں۔ ہم تو ربیس القادیان سمیت تمام قادیانیوں کو ایک ادنیٰ مسلمان کے پر خاک بھی نہیں سمجھتے کیا میرے اور تمہارا کا جی کوئی مقابلہ ہے؟ قادیانیوں کے لئے اب بھی موقع ہے کہ انصاف کو دل میں ... دے کر حق و صداقت کو قبول کریں اور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اپنے دلوں میں روشنی پیدا کریں تاکہ دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچ سکیں سے

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں

(جاری ہے)

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب ۔

سائلین : شمس الاسرار ، یار محمد ، روح الامین اور دیگر احباب ساکنان ضلع سوات صوبہ سرحد ۔ حال الریاض سعودی عرب ۔

سوال :۔ یہاں دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر سعودی حضرات سر پر رومال کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اکثر مصری ، شامی اور پاکستانی حضرات بالکل ننگے سر نمازیں پڑھتے رہتے ہیں چونکہ ہم پاکستانی ملک میں اپنا رومال یا مسجد میں رکھی ہوئی ٹوپیاں پہن کر نمازیں پڑھتے ہیں لیکن یہاں مصریوں اور شامیوں وغیرہ کی دیکھا دیکھی ہم پاکستانیوں میں سے اکثر نے ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا بالکل ترک کر دیا ہے ۔ کیا اس طرح ننگے سر نمازیں پڑھنا اور اس کی عادت بنانا جائز ہے ۔

جواب :۔ ننگے سر نماز پڑھنا اسلامی وقار کے خلاف ہے ۔ اس لیے مکروہ ہے ۔

سوال :۔ یہاں اکثر مصری اور شامی بھائیوں کو دیکھا ہے کہ آستین صرف کہنیوں تک ہی بنائی ہوتی ہیں یا آستینوں کو کہنیوں تک لپیٹ کر نمازیں پڑھتے ہیں ہمارے پاکستانی بھائی اس سے بے پرواہ ہو گئے ہیں ۔ اور آستین کہنیوں تک لپٹی ہوئی پڑھتے رہتے ہیں ۔

جواب :۔ نماز میں کہنیوں کا کھلا رکھنا بھی مکروہ اور وقار کے خلاف ہے ۔

سوال :۔ یہاں عرب مقتدی حضرت امام صاحب کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے رہتے ہیں ۔ ہمارے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ احناف کو زبان سے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے ۔ دل میں سوچتے رہیں اور جہری نمازوں میں امام کی قراءت کی طرف متوجہ رہیں ۔

سوال :۔ امام صاحب قومہ میں کچھ دیر کھڑا ہوتا ہے اور عرب اس دوران کچھ پڑھتے رہتے ہیں کیا اس دوران ہمارے لیے دعا پڑھنی ضروری ہے ۔ اگر ضروری نہیں تو پھر جس پاکستانی کو اس وقت کی دعا یعنی حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ) آتی ہو تو اس کا پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب :۔ جس کو قومہ کی دعا آتی ہو پڑھ لے ۔ ورنہ خاموش کھڑا رہے ۔

سوال :۔ اسی طرح امام صاحب جلسہ میں بھی کچھ دیر لگاتا ہے لہذا اس پر بھی روشنی ڈالیں غالباً اس وقت کی دعا یہ ہے اللھم اغفرلی وارحمنی وارزقنی وعافنی درست نہ ہو تو تصحیح فرما لیں ۔

جواب :۔ جلسہ کی دعا کا بھی یہی حکم ہے ۔ آپ کے الفاظ صحیح ہیں ۔

سوال :۔ اگر امام صاحب کو سجدہ سہو کرنا پڑے تو سلام پھیرے بغیر غالباً تشہد کے بعد سجدے میں چلا جاتا ہے اور سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر تھوڑی دیر بعد شاید صرف درود شریف پڑھنے کے بعد سلام پھیر لیتے ہیں مہربانی فرما کر اس پر ہماری نسبت سے روشنی ڈالیں کہ آیا ہمیں بھی بالکل ان کی طرح کرنا چاہیئے ؟

جواب :۔ سجدہ سہو جس طرح وہ حضرات کرتے ہیں ہمارے نزدیک بھی اس کی گنجائش ہے ۔ اس لیے امام کی متابعت کی جائے

سوال :۔ امام صاحب کا دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد مقتدی

حضرات اپنا سلام پھرنا شروع کرتے ہیں جب کہ ہماری عادت یہ ہے کہ امام صاحب کے ایک طرف سلام پھرنے کے بعد یا امام صاحب کے ساتھ ہی سلام پھیر لیتے ہیں

جواب:۔ امام کے ساتھ ہی سلام پھیرنا چاہیے ۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے سلام ختم نہ کر لیں ۔

سوال:۔ یہاں مساجد میں ایک دفعہ جماعت ہو چکنے کے بعد جب کچھ نمازی آجاتے ہیں تو دوسری جماعت کرتے ہیں اس میں بعض دفعہ داڑھی منڈا شخص بھی آگے ہو جاتا ہے تو اس کے پیچھے ایسے وقت میں نماز پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب:۔ دوسری جماعت اگر پہلی جماعت کی طرز پر (اقامت کے ساتھ) ہو تو مکروہ ہے اور داڑھی منڈے کے پیچھے بھی مکروہ ہے اس صورت میں اپنی الگ نماز پڑھ لینا زیادہ اچھا ہے ۔

سوال:۔ یہاں مساجد نماز پڑھنے کے تھوڑی دیر بعد بند کر دی جاتی ہیں تو لازماً اپنے ڈیروں پر نماز پڑھنی پڑتی ہے بعض دفعہ ڈیوٹیاں ایسی ہوتی ہیں کہ دوپہر یا شام ڈیوٹی سے واپس آنے کے بعد اگرچہ نماز باجماعت کا وقت ہوتا ہے لیکن اپنی سستی کی وجہ سے نماز باجماعت کا وقت فوت ہو جاتا ہے اور پھر لازماً اسے اکیلے ڈیرے پر ہی پڑھنا پڑتا ہے ان حالات کی وجہ سے یا میرے خیال میں غالباً دین کے ساتھ لاپرواہی اور لاعلمی کی وجہ سے بیشتر لوگوں کی اپنے ڈیروں پر ہی نماز پڑھنے کی عادت ہو گئی ہے چاہے مسجد میں جا کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہوں جب کہ دوسرا کوئی عذر نہ ہو کیا ایسی نمازیں ادا ہو جاتی ہیں ؟

جواب:۔ بغیر عذر کے مسجد کی جماعت چھوڑنے کی عادت بنا لینا گناہ کبیرہ ہے ۔

سوال:۔ گھر یا ڈیرے پر سنتیں پڑھنے کے بعد مسجد میں جاکر جماعت سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب:۔ فجر کے علاوہ دوسری نمازوں میں درست ہے ۔

سوال:۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے غالباً سرمائے پر ایک سال کی مدت گذرنی ضروری ہے لیکن سرمایہ سال بھر رہا اور اسی سرمائے کو لگا کر جو منافع کمایا ہے اس منافع پر سال نہیں گذرا ہے تو زکوٰۃ کل سرمائے پر ہوگی ۔ یا منافع بغیر سرمائے پر ہوگا ۔

جواب:۔ زکوٰۃ سال گذرنے کے بعد اصل سرمائے اور منافع دونوں پر واجب ہوگی منافع پر الگ سال گذرنے کی شرط نہیں ۔

سوال:۔ ایک آدمی مقروض تھا اس پر حج فرض نہیں تھا لیکن وہ سعودی عرب پہنچ گیا اگرچہ اس پر حج فرض نہیں تھا لیکن حج کا زمانہ تھا اس نے حج کر لیا ۔ اس کے بعد وہ پاکستان چلا گیا ۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر سعودی عرب نوکری کی غرض سے آیا اور یہاں آکر اس نے دولت کمائی کیا غربت کے زمانے میں جب کہ وہ صاحب نصاب نہیں تھا اس نے جو حج ادا کیا تھا کیا اس کا فرض حج ادا ہو گیا تھا ؟ یا یہ کہ وہ صاحب نصاب ہونے کے بعد اب اس کو دوبارہ فرض حج ادا کرنا ہوگا ؟ ۔

جواب:۔ غریب آدمی اگر حج کرلے تو اس کا حج فرض ادا ہو جاتا ہے ۔ مالدار ہونے کے بعد دوبارہ حج فرض نہیں ہوتا ۔

سوال:۔ اگر صف میں کے بیچ میں تھوڑی جگہ خالی ہے تو اپنی جگہ سے نماز کے اندر سرک کر دو چار قدم قریب ہونا کیسا ہے ؟ اسی طرح اگلی صف کو پُر کرنے کے لیے نماز کے اندر ہی اندر ہی جانا کیسا ہے ؟

جواب:۔ اگلی صف کی جگہ کو پُر کرنا جائز ہے ۔ مگر مسلسل نہ چلے ۔ بلکہ ایک قدم اٹھا کر ٹھہر جائے ۔ پھر دوسرا پھر تیسرا اسی طرح ۔ (واللہ اعلم)

قادیانی فتنہ سے باخبر رہنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے

بقیہ :- نماز کی اہمیت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت میں چونکہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان ہونے کے بعد ترکِ نماز بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس دور میں کسی کا تارکِ نماز ہونا اس کے مسلمان نہ ہونے کی عام نشانی تھی ـــــــ اور اس عاجز کا خیال ہے، کہ جلیل القدر تابعی عبداللہ بن شقیق نے صحابۂ کرام کے بارہ میں جو یہ فرمایا ہے، کہ :۔

كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرون شيئًا من الاعمال تركه كفر غير الصلوٰة۔
(مشکوٰۃ بحوالہ جامع ترمذی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرامؓ نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کرنے کو بھی کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

تو اس عاجز کے نزدیک اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ صحابۂ کرامؓ دین کے دوسرے ارکان و اعمال مثلاً روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور اسی طرح اخلاق و معاملات وغیرہ ابواب کے احکام میں کوتاہی کرنے کو تو بس گناہ اور معصیت سمجھتے تھے، لیکن چونکہ نماز ایمان کی نشانی اور اس کا عملی ثبوت ہے، اور ملتِ اسلامیہ کا خاص الخاص شعار ہے اس لئے اس کے ترک کو وہ دین اسلام سے بے تعلقی اور اسلامی ملت سے خروج کی علامت سمجھتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ان حدیثوں سے امام احمد بن حنبلؒ اور بعض دوسرے اکابر امت نے تو یہ سمجھا ہے کہ نماز چھوڑ دینے سے آدمی قطعاً کافر اور مرتد ہو جاتا ہے اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا حتیٰ کہ اگر وہ اسی حال میں مر جائے تو اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت بھی نہیں دی جائے گی۔ بہرحال اس کے احکام وہی ہوں گے جو مرتد کے ہوتے ہیں۔ گویا ان حضرات کے نزدیک کسی مسلمان کا نماز چھوڑ دینا بُت یا صلیب کے سامنے سجدہ کرنے یا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسولؐ کی شان میں گستاخی کرنے کی طرح کا ایک عمل ہے جس سے آدمی قطعاً کافر ہو جاتا ہے خواہ اُس کے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو، ـــــــ لیکن دوسرے اکثر ائمہ حق کی رائے یہ ہے کہ ترکِ نماز اگرچہ ایک کافرانہ عمل ہے، جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں، لیکن اگر کسی بدبخت نے صرف غفلت سے نماز چھوڑ دی ہے مگر اس کے دل میں نماز سے انکار اور عقیدہ میں کوئی انحراف نہیں پیدا ہوا ہے تو اگرچہ وہ دنیا و آخرت میں سخت سے سخت سزا کا مستحق ہے لیکن اسلام سے اور ملت اسلامیہ سے اس کا تعلق بالکل ٹوٹ نہیں گیا ہے اور اس پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوں گے، ان حضرات کے نزدیک مندرجہ بالا احادیث میں ترکِ نماز کو جو کفر کہا گیا ہے اس کا مطلب کافرانہ عمل ہے اور اس گناہ کی انتہائی شدت اور خباثت ظاہر کرنے کے لئے یہ انداز بیان اختیار کیا گیا ہے، جس طرح کسی مضر غذا یا دوا کے لئے کہہ دیا جاتا ہے کہ بالکل یہ زہر ہے۔

(۴) عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر امر الصلوٰة يومًا فقال من حافظ عليها كانت له نورًا وبرهانًا ونجاةً يوم القيٰمة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورًا ولا برهانًا ولا نجاةً وكان يوم القيٰمة مع قارون وفرعون وهامان وابي بن خلف۔
(رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے واسطے نور ہوگی، (جس سے قیامت کی اندھیریوں میں اس کو روشنی ملے گی اور اس کے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اس کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی نشانی) اور دلیل ہوگی، اور اس کے لئے نجات کا ذریعہ بنے گی، اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا (اور اس سے غفلت اور بے پرواہی برتی) تو وہ اُس کے واسطے نہ نور بنے گی، نہ بُرہان نہ ذریعۂ نجات،

اور وہ بدبخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان اور (مشرکین مکہ کے سرغنہ) اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(مسند احمد، مسند دارمی، شعب الایمان بیہقی)

تشریح — مطلب یہ ہے کہ نماز سے لاپرواہی وہ جرم عظیم ہے جو آدمی کو اس جہنم میں پہنچائے گا جہاں فرعون، ہامان اور قارون اور ابی ابن خلف جیسے خدا کے باغی ڈالے جائیں گے ـــــ لیکن ظاہر ہے کہ جہنم میں جانے والے سب لوگوں کا عذاب ایک ہی درجہ کا نہ ہوگا، ایک قید خانہ میں بہت سے قیدی ہوتے ہیں اور اپنے اپنے جرائم کے مطابق ان کی سزائیں مختلف ہوتی ہیں۔

ظُلُمَاتٌ بَعضُهَا فَوقَ بَعضٍ۔

بقیہ:- ابتدائیہ

ان میں سے کتنی تدابیر بروئے کار لائی گئی ہیں یا اگر یہ تجاویز قابل قبول نہیں تو ان کو چھوڑ کر اس سلسلہ میں دیگر کیا اقدامات کرنی ہیں؟۔

آخر میں یہ گزارش ضروری ہے کہ قادیانی امت کی مثال اس وقت زخم خوردہ سانپ کی ہے۔ جناب صدر ان کے خلاف کوئی اقدام کرتے ہیں یا نہیں یہ تو بعد کی بات ہے۔ لیکن یہ احتیاط لازم ہے کہ یہ زخمی سانپ جناب صدر ہی کو نہ کاٹ کھائے قادیانی اخبارات ورسائل آجکل جس طرح جناب صدر کے خلاف زہر اگل رہے ہیں وہ ان کے درونِ باطن کی غمازی کر رہی ہے۔ وما تخفی صدورھم اکبر۔ حق تعالیٰ شانہ انہیں تمام دشمنانِ اسلام کے شر سے محفوظ رکھے۔

بقیہ: حضرت العلامہ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری

خاص قادیان میں پہنچ کر اعلان حق اور رد مرزائیت!

اسی زمانہ میں حضرت ممدوح کے ایما پر امرتسر، پٹیالہ ولدھیانہ کے چند علماء نے یہ تجویز کیا کہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے خاص قادیان میں ایک تبلیغی جلسہ سالانہ منعقد کیا جائے۔ تاکہ قضیۂ زمین برسرِ زمین طے ہو کے یہ عوام کو فریب میں ڈالنے والے مناظرے اور مباہلے کے چیلنج جو اکثر اس فرقہ کی طرف سے چھپتے رہتے ہیں، ان کی حقیقت لوگوں پر واضح ہو جائے، چنانچہ چند سال مسلسل یہ جلسے قادیان میں ہوتے تھے، اور حضرت ممدوح اکثر بذات خود ایک جماعت علماء دیوبند کے ساتھ اس میں شرکت فرماتے تھے۔ احقر ناکارہ بھی اکثر ان میں حاضر رہا ہے۔

قادیانی گروہ نے اپنے آقاؤں (انگریزوں) کے ذریعے ہر طرح اس کی کوشش کی کہ یہ جلسے قادیان میں نہ ہو سکیں، لیکن کوئی قانونی وجہ نہ تھی جس سے جلسے روک دیئے جاویں، کیونکہ ان جلسوں میں عالمانہ بیانات تہذیب و متانت کے ساتھ ہوتے اور کسی نقص امن کے خطرے کو موقع نہ دیتے تھے جب قادیانی گروہ اس میں کامیاب نہ ہوا تو خود تشدد پر اتر آیا، حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ اور ان کے رفقاء کو قادیان جانے سے پہلے اکثر ایسے گمنام خطوط ملا کرتے تھے کہ اگر قادیان میں قدم رکھا تو زندہ واپس نہ جا سکو گے۔ اور یہ صرف دھمکی ہی نہ تھی بلکہ عملاً بھی اکثر اس قسم کی حرکتیں ہوتی تھیں کہ باہر سے جانے والے علماء وعوام پر حملے کئے جاتے تھے، ایک مرتبہ آگ بھی لگا دی گئی، لیکن حق کا چراغ کبھی پھونکوں سے بجھایا نہیں گیا۔ اس وقت بھی ان کے اخلاق سوز حملے مسلمانوں کو ان کے ان جلسوں سے نہ روک سکے

بقیہ: حضرت شاہ صاحب بخاری کی تقریر

رسول مصدق لما معکم۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کے مصداق ہیں۔ جب تصدیق ہو جائے تو پھر تائید کی ضرورت؟ وبالاخرۃ ھم یوقنون اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ مرزا کہتا ہے کہ آخرت سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔ ارے حضور علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ لو کان بعدی نبیًا لکان عمر بن الخطاب میرے بعد اگر نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ اعلان نہ فرماتے۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

اگر ساری رات اس مسئلہ ختم نبوت پر بولتا رہوں تو اس مسئلہ کا حق ادا نہیں کر سکتا یہ لمبی داستان ہے۔ راتیں ختم ہو جاتیں ہیں مگر مسئلہ ویسا کا ویسا تشنہ رہ جاتا ہے۔

شب وصال بہت کم ہے آسماں سے کہو
کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

جنتِ اَرضی

وہ دن بھی کیا تھے جب تھے دیارِ نبی میں ہم
کھوئے ہوئے سے پھرتے تھے ہر اک گلی میں ہم

اب تک سکوتِ شب کا وہ عالم نظر میں ہے
یارب پہنچ گئے تھے کہاں بے خودی میں ہم

دل میں چمک سی ہوتی تھی اتنا تو یاد ہے
کیا دیکھتے تھے ، پچھلے پہر چاندنی میں ہم

رگ رگ میں ایک برق سی ہوتی تھی موجزن
سنتے تھے جب اذانِ حرم خامشی میں ہم

حاصل نہیں وہ دونوں جہاں کی خوشی میں بھی
پاتے تھے خاص کیفیت جو افسردگی میں ہم

سچ پوچھیے تو ہم کو حیرت ہے آج تک
شمعِ حریمِ قُدس کی اُس روشنی میں ہم

واعظ بہارِ روضۂ رضوان کا ذکر کیا
جنت کو دیکھ آئے ہیں اِس زندگی میں ہم

گو جنت البقیع کے قابل نہیں ، مگر
ہو جائیں دفن سایۂ دیوار ہی میں ہم

محوِ تصورِ حرمِ مصطفٰے رہیں
مسرور و شادماں ہیں الٰہی اسی میں ہم

اے کاش ان کے لطف وکرم سے حمید پھر
حاضر ہوں ذوق و شوق سے بیرِ علیؓ میں ہم

اُٹھے حجاب گنبدِ خضرا سے اُس طرف
اور اس طرف نثار کریں جاں خوشی میں ہم

حمید صدیقی لکھنوی